إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان
ہفتہ میں ۲ بار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۷۳ | مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۲۸ء | یوم جمعۃ المبارک | مطابق ۲۳ رمضان ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

مساجد میں بہت سے اصحاب اعتکاف بیٹھے ہیں۔

جناب حافظ روشن علی صاحب باوجود ناسازی طبیعت کوشش فرما رہے ہیں۔ کہ قرآن کریم کا درس رمضان شریف میں ختم ہو جائے۔

شیخ چراغ دین صاحب وکیل پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ گورداسپور بعض سیاسی امور کے متعلق مشورہ کرنے کے لئے قادیان آئے اور حضرت اقدس سے بھی ملاقات کی۔

۱۳ مارچ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری ننانیوال سے واپس آ گئے۔

۲۰ جون کے جلسوں میں لیکچر دینے والوں کی تعداد

فہرست لیکچراران جلسہ ہائے ۲۰ جون کے سلسلہ میں ۱۰ مارچ ۱۹۲۸ء تک ۵۰۶ نام درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ ان میں سے احمدی ۴۲۹ دوسرے فرقوں کے مسلمان ۷۰ اور غیر مسلم ۷ ہیں تفصیل حسب ذیل ہے:۔

پنجاب کے اضلاع:۔ گورداسپور ۳۹۔ سیالکوٹ ۳۵۔ جالندھر ۱۵۔ گجرات ۲۵۔ سرگودہا ۱۹۔ امرتسر ۸۔ لاہور ۳۳۔ گوجرانوالہ ۲۰۔ شیخوپورہ ۱۱۔ جیند ۱۔ لدہانہ ۶۔ ملتان ۶۔ فیروزپور ۱۳۔ انبالہ ۱۔ منٹگمری ۷۔ کانگڑہ ۵۔ ہزارہ ۲۔ میانوالی ۱۔ ہوشیارپور ۱۹۔ حصار ۲۔ لائل پور ۱۱۔ پٹیالہ ۱۸۔ گوڑگاؤں ۱۔ اٹک ۶۔ کرنال ۱۰۔ ڈیرہ غازی خاں ۵۔ راولپنڈی ۶۔ جھنگ ۲۔ مظفر گڈھ ۶

صوبہ وار تفصیل باقی صوبجات ہند: صوبہ بنگال ۲۱۔ بہار اڑیسہ ۹۔ سرحد ۱۸۔ [illegible] ۵۔ یوپی ۱۷۔ دہلی ۹ بمبئی ۲۔ حیدرآباد ۷۔ ممالک متوسط ۲۔ چونکہ بعض احباب نے اپنے پتوں میں ضلع یا صوبہ نہیں لکھا اس لئے ان کے نام اس تفصیل میں شامل نہیں ہو سکے۔

(خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سکرٹری)

اپنے گھروں میں درس جاری کرو

ایک عرصہ سے اس بات کی تحریک کی جا رہی ہے کہ مقامی جماعتوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جگہ قرآن شریف اور حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درس جاری کریں لیکن ابھی تک بہت سی جماعتوں نے اس کا انتظام نہیں کیا جس کی وجہ کچھ تو یقینی طور پر غفلت اور بے پروائی ہے۔ لیکن زیادہ تر مقامی حالات ہیں جن کی وجہ سے تمام مقامی احباب کا ہر روز ایک معین وقت پر ایک معین جگہ پر جمع ہونا مشکل ہوتا ہے چنانچہ انہی دقتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر درسوں کے اجراء کی تحریک کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا۔ کہ جہاں روزانہ درس نہ ہو سکے۔ وہاں ہفتہ میں دو بار یا کم از کم ہفتہ میں ایک بار ہی درس کا انتظام کر دیا جاوے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے ماتحت بہت سی نئی جگہوں میں درس جاری ہو گیا ہے۔ اور خدا نے چاہا تو یہ سلسلہ بہت بابرکت ہوگا۔ جن جن جماعتوں نے ابھی تک ایسے درسوں کا انتظام نہ کیا ہو۔ ان کو چاہیئے کہ فوراً اس کی طرف توجہ کریں۔

لیکن اس موقعہ پر جس قسم کے درس کی میں تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ وہ گھر کا درس ہے ہمارے احباب کو چاہیئے کہ علاوہ مقامی درس کے اپنے گھروں میں بھی قرآن شریف اور حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری کریں۔ اور یہ درس خاندان کے بزرگ کی طرف سے دیا جانا چاہیئے اس کے لئے بہترین وقت صبح کی نماز کے بعد کا ہے۔ لیکن اگر وہ مناسب نہ ہو۔ تو جس وقت بھی مناسب سمجھا جائے۔ اس کا انتظام کیا جائے۔ اس درس کے موقعہ پر گھر کے سب لوگ مرد عورتیں لڑکے لڑکیاں بلکہ گھر کی خدمتگاریں بھی شریک ہوں۔ اور بالکل عام فہم سادہ طریق پر دیا جائے۔ اور درس کا وقت بھی پندرہ بیس منٹ سے زیادہ نہ ہو۔ تا کہ طبائع میں ملال نہ پیدا ہو۔ اگر ممکن ہو تو کتاب کے پڑھنے کے لئے گھر کے بچوں اور ان کی ماں یا دوسری لڑکی مستورات کو باری باری مقرر کیا جائے۔ اور اس کی تشریح یا ترجمہ وغیرہ گھر کے بزرگ کی طرف سے ہو۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر اس قسم کے خانگی درس ہماری جماعت کے گھروں میں جاری ہو جائیں۔ تو علاوہ علمی ترقی کے یہ سلسلہ اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کے لئے بھی بہت مفید و بابرکت ہو سکتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ مقامی امرا یا پریذیڈنٹ و سکرٹریان تعلیم و تربیت بہت جلد اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور آئندہ تعلیم و تربیت کی ماہواری رپورٹ میں اس بات کا ذکر ہونا چاہیئے کہ کتنے گھروں میں خانگی درس کا انتظام ہے۔

مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت

تعلیم و تربیت کی سالانہ رپورٹیں بہت جلد آنی چاہئے

میں نے اکیس فروری ۱۹۲۸ء کے پرچہ میں اعلان کیا تھا۔ کہ مجلس مشاورت کا وقت قریب آ رہا ہے۔ مقامی جماعتوں کو بہت جلد سالانہ رپورٹیں تیار کرکے ارسال کر دینی چاہئیں۔ اور میں نے اس اعلان میں بیس سوالات بھی درج کئے تھے۔ جن کے ماتحت رپورٹ تیار ہونی چاہیئے۔ اس اعلان پر آج تک صرف چوبیس جماعتوں نے رپورٹ ارسال کی ہے۔ جن کے اسماء درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ نوشہرہ چھاؤنی چکوال۔ بٹالہ۔ ملتان۔ بالاکوٹ۔ چک ۹۹ ڈاکخانہ ہنڈیوال ضلع شاہ پور۔ ونجواں ضلع گورداسپور۔ کوہاٹ۔ ڈینگرا علاقہ کیمبل پور۔ محلانوالہ ضلع امرتسر۔ بہڑووال ضلع گورداسپور۔ پاڑہ چنار صوبہ سرحد۔ بستی مندرانی ڈیرہ غازی خاں۔ سیکھواں۔ اسلامیہ کالج پشاور۔ سٹر دھ۔ کتھووالی ضلع لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ اجمیر۔ ضلع ہوشیارپور سہارنپور۔ گورداسپور۔ خوشاب۔ چانگڑیاں ضلع سیالکوٹ۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

ان جماعتوں کے علاوہ اگر کسی جماعت نے رپورٹ ارسال کی ہے۔ تو وہ دفتر ہذا میں موصول نہیں ہوئی۔ ان کو چاہیئے۔ دوبارہ رپورٹ ارسال فرمائیں۔ اور جن جماعتوں نے ابھی تک اپنی سالانہ رپورٹ ارسال نہیں کی۔ وہ بہت جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت قادیان

صدقہ جاریہ

تین چیزیں ہیں جو انسانی اعمال کو موت کے بعد بھی منقطع ہونے سے بچاتی ہیں
صدقہ جاریہ ۔ ایسا علم جس سے خلق خدا کو نفع پہنچے۔ **صالح اولاد۔** جو وفات کے بعد والدین کے لئے دعا کرے۔
ریزرو فنڈ (۲۵ لاکھ روپیہ کے مستقل سرمایہ کی تحریک) بہترین **صدقہ جاریہ** ہے جس کی آمد سے حفاظت و اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ الحق کا کام ایک سچے درد مند اسلام دل۔ بہترین دماغ اور امین ہاتھوں کی زیر نگرانی و زیر ہدایات ہمیشہ ہمیشہ ہوتا رہیگا۔
جلدی کرو حصہ داخل کرو۔ ابھی وقت ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

پشاور کے ہندوؤں کی فتنہ انگیزی کے خلاف آواز

۹ مارچ ۱۹۲۸ء کو جماعت احمدیہ پشاور کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کا باعث اس کے کہ وہ ہمارے رسول مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جگر گوشہ اور خلیفۃ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ ہمارے دلوں میں خاص احترام ہے۔ جن کی شان کے خلاف کسی لفظ یا حرکت کو سننا دیکھنا ہم ہرگز گوارا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ایسی واجب الاحترام ہستی کے متعلق گذشتہ ہولی کے ایام میں جو دلخراش کارروائی اہل ہنود کی طرف سے کی گئی ہے۔ اس کے خلاف جماعت احمدیہ پشاور دلی رنج کا اظہار کرتی ہے۔ اور حکومت سے پُر زور درخواست کرتی ہے۔ کہ اس قسم کی امن سوز کارروائیوں کے سدباب کے لئے اس فتنے کے بانی مبانی اشخاص کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۲۔ اس امر کے متعلق پشاور کی سادات کمیٹی کی طرف سے جو کارروائی کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ جماعت احمدیہ پشاور کا بکلی اتفاق ہے۔

۳۔ اس ریزولیوشن کی نقل

۱۔ بخدمت ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع پشاور
۲۔ بخدمت سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر ضلع پشاور
۳۔ بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۴۔ بخدمت سکرٹری صاحب انجمن سادات پشاور
۵۔ جملہ اخبارات سلسلہ و دیگر اخبارات کو بھیجی جائے۔

سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

ایصال ثواب کا بہترین طریق

محترمہ ب۔ خ۔ ن صاحبہ بنت شیخ مولا بخش صاحب مرحوم نے دس روپے اپنے والد بزرگوار مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے بھیجے ہیں۔ کہ ان میں سے دو روپے اعانت فنڈ میں جمع ہوں اور دو غیر مستطیع اصحاب کے نام چھ چھ ماہ کے لئے الفضل جاری کیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶۔ مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ اٹھاؤ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

یوں تو اللہ تعالےٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے ہر وقت ہی کھُلے رہتے ہیں۔ اور بندہ جس وقت بھی اپنے خدا کی طرف رجوع کرے۔ وہ اُسے تواب اور رحیم و کریم پائیگا بلکہ اس کی قدیم سنت کے مطابق اگر بندہ اس کی طرف ایک قدم آتا ہے۔ تو وُہ اس کی طرف دو قدم بڑھتا ہے۔ اور اگر بندہ اس کی طرف چل کر آتا ہے۔ تو وُہ بھاگتا ہؤا اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی بندوں کی بے توجہی اور غفلت اور کمزوری کو دیکھتے ہوئے خدا تعالےٰ نے بعض خاص خاص اوقات کو اپنی رحمت کے غیر معمولی فیضان کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ اور انہی خاص اوقات میں سے رمضان کا مہینہ ہے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ ان مبارک ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی خاص الخاص رحمتوں اور فضلوں کو کھینچنے کی کوشش کریں۔ اور ذکر الٰہی اور نیک اعمال اور صدقہ و خیرات اور دعاء سے اپنے اوقات کو معمور رکھیں۔ اگلا رمضان نہ معلوم کس کو نصیب ہو۔ اور کس کو نہ ہو۔

پس جو موقعہ میسر ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس بات کا عہد کرلیں۔ کہ رمضان کا مہینہ آپ کی زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرکے جائے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان کو چاہیئے کہ ہر رمضان کے موقعہ پر اپنے دل کے ساتھ کم از کم یہ عہد باندھ لے۔ کہ وُہ اس رمضان میں اپنی فلاں کمزوری کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دے گا۔ اور پھر اس عہد کو پُورا کرکے چھوڑے۔ تاکہ اور نہیں تو رمضان کا مہینہ اُسے ایک کمزوری اور نقص سے تو پاک کرنے کا موجب ہو میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ہماری جماعت کے احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے کمر ہمت باندھ لیں۔ تو خدا کے فضل سے عید کا دن ہماری جماعت کے قدم کو بہت آگے پائے گا۔ ہم لوگوں میں ابھی بہت سی کمزوریاں اور نقص ہیں۔ کوئی نماز میں سُست ہے۔ کوئی چندوں کی ادائگی میں ڈھیلا ہے کوئی لین دین میں صاف نہیں۔ کوئی لغو اور فضول عادات میں مبتلا ہے۔ غرض کسی میں کوئی نقص ہے۔ اور کسی میں کوئی۔ پس آؤ آج سے ہم میں سے ہر فرد یہ عہد کرے۔ کہ رمضان کے گذرنے سے قبل وہ اپنی فلاں کمزوری کو ترک کردے گا۔ اور پھر کبھی اپنے آپ کو اس کمزوری کے سامنے مغلوب نہیں ہونے دے گا۔ یہ کوئی بڑا عہد نہیں ہے۔ بلکہ ایک معمولی ہمت کا کام ہے۔۔ اور اگر رمضان کا مہینہ اتنی بھی تبدیلی ہمارے اندر نہ پیدا کرسکے۔ تو اس کا آنا یا نہ آنا ہمارے لئے برابر ہے

اب آخری عشرہ کے دن قریب آرہے ہیں۔ یہ وہ دن ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے مہینہ کے خاص ایام قرار دیا ہے۔ پس ان کی برکات سے فائدہ اٹھاؤ اور کوشش کرو۔ کہ ان دنوں میں تم خدا سے قریب تر ہوجاؤ۔ تاکہ جب عید کا دن آئے۔ تو وہ ہم سب کیلئے حقیقی خوشی کا دن ہو۔ انشاء اللہ حسب دستور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۸ یا ۲۹ رمضان کے دن نماز عصر کے بعد تمام مقامی جماعت کے ساتھ مسجد اقصیٰ قادیان میں دُعا فرمائینگے۔ بیرونی جماعتوں کو بھی چاہیئے۔ کہ اس دن اور اسی وقت اپنی مقامی مسجد میں یا مسجد نہ ہو۔ تو کسی دوسری جگہ جہاں نمازوں کا انتظام ہو۔ اکٹھے ہوکر دعا کریں۔ تاکہ اس گھڑی ایک متحدہ التجا خدا کے دربار تک پہونچے۔ اور خدا کی رحمتیں ہماری دستگیری کے لئے نیچے اُتر آئیں۔ اگر ممکن ہوا۔ تو میں انشاء اللہ دعا کی معین تاریخ اور وقت سے بعد میں اطلاع دونگا۔ دعا میں حمد اور درود کے بعد اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور بہبودی کو سب دعاؤں پر مقدم رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ تم سب کے ساتھ ہو۔

ہندوستان کے اصلی باشندوں سے ہندوؤں کا سلوک

ہندو اپنے آپ کو اعلےٰ طبقہ کے انسان سمجھکر ان لوگوں سے جنہیں وہ ازلی اور ابدی ناپاک قرار دیتے ہیں۔ نہائت ہی دردناک سلوک کرتے رہے ہیں۔ اور تعجب ہے۔ کہ گورنمنٹ انگریزی میں بھی وہ اپنے اس رویہ سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ پارس (۴ مارچ) لکھتا ہے:۔

احمد آباد کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ اچھوت لڑکوں کے ساتھ محض اس قصور پر کہ وہ مرہٹوں کے بھجنوں میں شریک ہوئے تھے۔ ایسے سخت مظالم توڑے گئے ہیں جن کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مثلاً مرہٹوں نے ان پر حملہ کرکے ان کی سونے کی انگوٹھی چھین لی۔ ان کی بائیں مونچھوں اور دائیں بھوؤں کے بال کاٹ دئے گئے سرمے میں تیل اور مٹی ملا کر ان کے جسموں پر مل دیا گیا۔ ان کے گلوں میں پُرانی جوتیوں کے ہار ڈال دئے گئے۔ ان میں سے ایک سے کہا۔ کہ وہ جھاڑو اپنے ہاتھ میں لے۔ اور دوسرے کو ایک اشتہار لینے پر مجبور کیا۔ جس پر لکھا تھا۔ یہ سزا اونچی ذات کے لوگوں سے چھونے کی جرأت کرنے پر دی جارہی ہے۔ اس حیثیت سے ان دونوں کا جلوس نکالا گیا۔

جن لوگوں کے دلوں میں اچھوت اقوام کے متعلق اس قدر نفرت اور عداوت بھری ہو۔ ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ نام نہاد اچھوت کو انسانی حقوق دے سکیں گے۔ بالکل عبث ہے۔ ان لوگوں کی ترقی کا اصل طریق تو یہ ہے۔ کہ وہ اسلام قبول کرلیں پھر کسی ہندو کی مجال نہ ہو گی۔ کہ انہیں اچھوت کہے۔ اور پاس آنے سے روک سکے۔ یا کم از کم اپنے آپ کو ہندوؤں سے بالکل علیحدہ کرکے اپنی بہتری کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مسلمانوں کا تعلیم سے افسوسناک تغافل

یوں تو ہندوستان کے تمام صوبوں میں مسلمان تعلیمی لحاظ سے بہت ہی پس ماندہ ہیں۔ لیکن صوبہ سرحد میں مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ نہائت ہی ناگفتہ بہ ہے۔ اس صوبہ میں مسلمانوں کی کل آبادی تقریباً اسی لاکھ ہے۔ مگر ان میں تعلیم یافتہ لوگوں کی تعداد صرف تینتیس ہزار آٹھ سو ہے۔ ان کے مقابل میں ہندوؤں کی کل آبادی اس صوبہ میں تقریباً پونے دو لاکھ ہے۔ مگر ان میں اکتالیس ہزار تین سو تعلیم یافتہ ہیں۔

... تعداد و شمار سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ مسلمان تعلیمی لحاظ سے

کس قدر پیچھے ہیں۔ اور ہندو اس لحاظ سے بھی کس قدر ترقی یافتہ ہیں۔ دراصل ہندوؤں کو ہر لحاظ سے اور ہر شعبہ زندگی میں مسلمانوں پر جو فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

اسلام نے ہر ایک مسلمان کے لئے حصول علم جس قدر ضروری قرار دیا ہے۔ وہ ایک بین بات ہے۔ مگر افسوس مسلمان اس کی طرف متوجہ نہیں۔ اور اسی وجہ سے دنیا میں کمزور اور پس افتادہ ہیں۔

سب سے بڑھکر افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ علماء اسلام جن کا کام قوم کو تعلیم دینا ہے۔ الٹا ان کو اس سے باز رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور فتوے شائع کر رہے ہیں

پراچین دھرم گرنتھ اور مغربی لٹریچر

ہندو کمار سبھا دہلی کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر مونجے نے کہا۔

"نوجوانوں نے مجھ سے پوچھا ہے۔ آپ ہمیں پراچین دھرم گرنتھوں کا مطالعہ کرنے کو کہتے ہیں۔ کیا وہ گرنتھ زمانہ سلف کے نہیں ہیں۔ جو گذر چکا ہے؟ کیا ہم موجودہ زمانے کے سائنٹفک مغربی گرنتھوں کو پڑھ کر فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔" (تیج ۴ مارچ)

اس سوال کا جواب ڈاکٹر صاحب موصوف بایں الفاظ دیتے ہیں:-

"میں مغربی ودیشوں کے لٹریچر کے اونچے ہونے کو مانتا ہوں۔ لیکن آپ کو اپنے دھرم گرنتھوں سے جتنی شکتی ملے گی۔ اتنی مغربی گرنتھوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔"

مغربی لٹریچر کی پراچین دھرم گرنتھوں پر تفوق و برتری تسلیم کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کا نوجوانوں کو اپنے ہی دھرم گرنتھوں کے مطالعہ کا مشورہ دینا ہٹ دھرمی نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے۔ نیز ہندو نوجوانوں کے سوال سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندو نوجوانوں کو موجودہ زمانہ کے سائینٹیفک علوم کے سامنے پراچین دھرم گرنتھوں کی بے مائیگی کا بخوبی احساس ہو چکا ہے۔

اخبار "زمیندار" اور تہذیب

مولوی ظفر علی خاں صاحب کا اخبار "زمیندار" سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی اور محترم امام کی شان میں محض اختلاف عقائد کی بناء پر جس غیر شریفانہ رنگ میں لکھنے کا عادی ہی ہے۔ مگر کچھ عرصہ سے اس نے یہ دلآزار طرز تحریر اختیار کر رکھی ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی ذات اقدس پر ناپاک اور کمینہ حملے شروع کر دئیے ہیں۔ اور کئی اشاعتوں میں ایسے غیر مہذب الزامات لگائے ہیں۔ جو کسی مدعی تہذیب و اخلاق کے لئے کسی طرح بھی زیبا نہیں۔ اور جن کی بنا محض بغض اور کینہ پر ہے۔ ہم نے ان سفیہانہ باتوں پر کوئی توجہ نہیں لیا۔ اور نہ کبھی "زمیندار" کو اس طرف متوجہ کیا ہے۔ کیونکہ ہم اسے بے فائدہ خیال کرتے ہیں۔ اور ہمارا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ "زمیندار" کو اس امر کا احساس ہی نہیں۔ کہ تہذیب بھی کوئی ایسی شے ہے۔ جس کا پاس ہر شریف انسان کے لئے ضروری ہے۔

معزز معاصر "انقلاب" (۴ مارچ) نے "زمیندار" کے اس دعوے کے جواب میں کہ مولانا ظفر علی خاں نے سالک اور مہر کو خاکِ مذلت سے اٹھا کر ادیب و اخبار نویس اور شاعر بنا دیا۔ لکھا:-

"وہ اپنے فرزند ارجمند کو ۳۴ سال کی صحبت و تربیت میں اردو کی چار صحیح سطریں لکھنا بھی نہ سکھا سکا۔ خدا جانے بیج ناقص ہے۔ یا زمین ہی شور دار ہے۔"

اس پر زمیندار کی رگ تہذیب میں بھی حرکت پیدا ہوئی۔ حالانکہ یہ سیدھے سادے الفاظ ہیں۔ اور ان میں کوئی ایسی بات نہیں جسے اس قدر اہمیت دی جاتی۔ اور خواہ مخواہ ان کو کھینچ تان کر گھر کی چار دیواری کے اندر لے جایا جاتا۔ ان سطور میں صرف مولوی ظفر علی صاحب اور ان کے صاحبزادہ کا ذکر ہے۔ اور اسی قسم کے الفاظ انقلاب اپنے دونوں ایڈیٹروں کے متعلق ۴ مارچ کے پرچہ میں شائع کر چکا ہے جو یہ ہیں۔ "اس زمانے میں زمیندار کو ایڈیٹر گری کے لئے اور کوئی شخصیت ہی نہیں ملتی تھی۔ لہذا بدرجہ مجبوری اس کا ابر رحمت ان دو شور کھیتوں پر برسا۔"

مگر زمیندار نے شور زمین اور ناقص بیج کے استعارہ کی ایسی تاویل کرتے ہوئے جو افسوسناک ہونے کے علاوہ غیرت کش بھی ہے۔ اپنی ۶ مارچ کی اشاعت میں ایک مقالہ افتتاحیہ "تہذیب" ہی کے عنوان سے سپرد قلم کیا۔ اور انقلاب کے مذکورہ بالا الفاظ کے متعلق لکھا:-

"۴ مارچ کا انقلاب جن فحش مغلظات سے بھرا ہوا ہے انہیں پڑھنے کے بعد ہمیں یقین ہو گیا۔ کہ مولانا مہر اور مولانا سالک کے ہاتھوں اب حجلہ نشینان عفاف کا ناموس بھی سلامت نہیں۔ جس کا جواب کسی شریف انسان کے پاس بجز سکوت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔"

ہم اس موقعہ پر مدعی "تہذیب" زمیندار سے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ تہذیب واقعی اچھی شے ہے۔ مگر اسے اس کا احساس صرف اسی وقت کیوں ہوا جب اس کے اپنے گھر آگ لگی۔ اس سے پہلے اس نے اپنے طرز تحریر سے جناب مہر و سالک کو یہ سبق کیوں نہ پڑھایا۔ جب کہ اسے خود دعوے ہے۔ کہ یہ دونوں اصحاب مولانا ظفر علی خاں کے شاگرد ہیں۔ اور اپنے طرز عمل سے ان کو کیوں نہ بتایا۔ کہ مخالف کے متعلق لکھتے وقت تہذیب و شرافت کا دامن چھوڑ دینا خلاف انسانیت ہے۔

زمیندار اپنا فائل اٹھا کر دیکھے۔ اور غور کرے۔ کہ اس کی تحریرات میں ایسی باتیں موجود ہیں یا نہیں۔ جن میں "حجلہ نشینان عفاف کے ناموس" پر حملے کرنے کی ناپاک سعی کی گئی ہے۔ اگر ہیں۔ اور ضرور ہیں۔ تو قبل اس کے کہ وہ "انقلاب" کو اعتراف جرم اور اظہار ندامت کی نصیحت کرے۔ اس کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ پہلے خود اس پر عمل کرے۔ اور آئندہ کے لئے محتاط رہنے کا اقرار کرے ورنہ یاد رکھے کہ خدا تعالےٰ کا قانون ہے۔ کہ جو کسی پاک انسان کی عزت پر ہاتھ ڈالتا ہے۔ خدا تعالےٰ اسے ذلیل کرنے کے سامان اس کے گھر سے ہی پیدا کر دیتا ہے۔

"زمیندار" کے جملہ غیر شریفانہ اعتراضات کا جواب آج ہم اسی کے الفاظ میں یہ دیتے ہیں۔ کہ "ان کا جواب کسی شریف انسان کے پاس بجز سکوت کے کچھ نہیں۔"

اور اس کو اسی کے الفاظ میں ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں۔ "گھر کی چار دیواری کے اندر گھس آنے کی اجازت نامحرم کو تہذیب اسلامی نے غالباً اب تک نہیں دی۔"

زمیندار اور مولوی ظفر علی خاں صاحب کے متعلق یہ عام شکائت ہے۔ کہ وہ جو کہتے ہیں۔ اس پر عمل بہت ہی کم کرتے ہیں۔ اگر اب زمیندار نے اس تہذیب جس کا ادعا اس نے نہائت بلند آہنگی سے کیا ہے۔ عملی ثبوت نہ دیا تو اس کے خلاف یہ شکائت رکھنے والوں کو اپنے دعوے کے اثبات میں ایک اور ثبوت مل جائیگا۔ اور یہ امر بھی واضح ہو جائے گا۔ کہ زمیندار اس وجہ سے اس قدر برہم ہو رہا ہے کہ اس کے خیال میں ان الفاظ کی زد اس کے متعلقین پر پڑتی ہے۔ ورنہ نفس تہذیب سے اس کو کوئی سروکار نہیں یا پھر یہ سمجھا جائے گا۔ کہ اپنے حریف سے بدلائل عمدہ برا ہونے کی ناقابلیت کے احساس پر اس نے یہ طریق اختیار کر لیا ہے۔ ورنہ اُسے معلوم ہے۔ کہ نہ یہ الفاظ خلاف تہذیب ہیں۔ اور نہ ہی زمیندار کو ادعائے تہذیب کا کوئی حق ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

روزہ رکھنے کی بلوغت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۹ مارچ ۱۹۲۸ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

روزوں کے متعلق ایک سوال

مجھے لکھ کر دیا گیا ہے۔ میں اس کے متعلق آج کے خطبہ جمعہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس سوال کے متعلق پہلے بھی دو خطبے پڑھ چکا ہوں۔ ایک دفعہ تو روزوں کے متعلق جو میرا خیال ہے۔ وہ بیان کیا تھا۔ پھر اس خیال کے متعلق یہی سوال جو اب کیا گیا ہے۔ پوچھا گیا۔ تو اس کا میں نے جواب دیا تھا۔ لیکن جن صاحب کی طرف سے اب سوال کیا گیا ہے۔ وہ اس وقت یہاں نہ تھے۔ بعد میں آئے ہیں۔ اور یوں بھی

بڑھنے والی جماعت

میں چونکہ نئے نئے آدمی داخل ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے متواتر بعض باتوں کو دوہرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ بعض باتیں ایسی ضروری ہیں جنہیں کچھ کچھ عرصہ کے بعد دوہراتے رہنا چاہیے۔ لیکن چونکہ ہم ان کا دوہرانا بھول جاتے ہیں۔ اس لئے نقص پیدا ہونے لگ جاتا ہے۔ پس جو خطبہ میں بیان کرنے لگا ہوں۔ وہ دوبارہ سننے والوں کے لئے بھی مفید ہوگا۔ اور نئے آنے والوں کے لئے بھی۔ اس لئے بیان کرتا ہوں۔

وہ مسئلہ جو میں نے بیان کیا تھا۔ یہ تھا۔ کہ روزوں کے بارہ میں ہمارے ملک میں بہت

سختی اور تشدد

سے کام لیا جاتا ہے۔ جو شریعت کا منشا نہیں معلوم ہوتا۔ ایسی ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ چھوٹے بچوں سے روزے رکھوائے گئے۔ اور انہیں ایسی حالت میں ڈال دیا گیا۔ کہ بعض دفعہ تو بچہ کی جان ہی گئی۔ میں نے بعض دوستوں سے سنا ہے اور میرا خیال ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ مگر ممکن ہے۔ ان سے نہ سنا ہو۔ کسی اور سے سنا ہو۔ کہ کسی گھرانے نے اپنے

چھوٹی عمر کے بچہ سے روزہ

رکھوایا۔ اور جیسا کہ اس ملک کا دستور ہے۔ کہ ایسے موقع پر لوگوں کو جمع کر لیتے ہیں۔ انہوں نے بھی اپنے رشتہ داروں اور دوسروں کو جمع کیا۔ کھانے تیار کئے گئے۔ ضیافت کی خوب تیاریاں کی گئیں۔ بچہ میں چونکہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ تھی ایک تو اس کی عمر چھوٹی تھی۔ دوسرے صحت بھی اچھی نہ تھی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دن ڈھلتے تک بچہ بھوک اور پیاس سے بے تاب ہو گیا کچھ دیر تو گھر والے اسے دلاسا دیتے رہے۔ مگر جب وہ تکلیف سے مجبور ہو گیا۔ تو پاگلوں کی طرح دوڑ کر پانی کے گھڑے کی طرف جانے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر ماں باپ ہر بار اسے روک دیتے۔ اس لئے کہ اگر اس نے روزہ توڑ دیا۔ تو جو رشتہ دار وغیرہ افطاری کی خوشی منانے کے لئے جمع ہیں۔ ان کی خوشی میں فرق آئے گا۔ اور پھر اس لئے بھی کہ جہلا کا خیال ہے۔ کہ روزہ رکھکر توڑنا منع ہے۔ خواہ جان ہی چلی جائے۔ غرض بچہ کو پانی پینے سے وہ روکتے رہے۔ آخر گرتا پڑتا ایک دفعہ گھڑے کے پاس پہونچ ہی گیا مگر اس وقت اس کی جان نکل چکی تھی۔ اس طرح وہی رشتہ دار اور مہمان جو خوشی منانے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ اس کے ماتم میں شریک ہوتے۔

شاذ و

بے شک ایسے واقعات [illegible] و نادر ہوتے ہیں۔ مگر یہ

انتہائی نتیجہ

ہے۔ اور ضروری نہیں۔ کہ ہر بار انتہائی نتیجہ ہی نکلے۔ اب یہاں تک ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ساٹھ ساٹھ دن تک فاقہ کیا گیا ہے۔ جیل خانوں وغیرہ میں بعض مجرم اس لئے کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔ کہ ان سے اچھا سلوک نہیں کیا جاتا۔ اس طرح فاقہ کرنے والے ۶۰۔۷۰ دن تک زندہ رہے ہیں۔ بے شک ایسے لوگوں کو آخری ایام میں مالش وغیرہ کی جاتی رہی ہے۔ تاکہ اس طرح ان کے جسم میں غذا پہونچے۔ مگر اس طرح اور معدہ میں خوراک پہونچانے میں بڑا فرق ہے۔

پھر ذیابیطس کے بیماروں کو چالیس چالیس دن کا فاقہ کرایا جاتا ہے۔ صرف جو کے پانی کا گھونٹ دیا جاتا ہے۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ چھ سات دن تک تو فاقہ کرنے سے انسان مر نہیں سکتا۔ مگر کوئی پسند نہ کریگا۔ کہ اس طرح فاقہ کر کے اپنی صحت خراب کرے۔

کام وہی اچھا ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ اچھا ہو۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ

مسلمانوں میں ایک غلطی

پیدا ہو گئی تھی۔ اور اس قسم کی غلطیاں اسی وقت پیدا ہوتی ہیں۔ جب کسی قوم میں تنزل شروع ہو۔ غلطی یہ پیدا ہو گئی تھی۔ کہ

بلوغت کے معنے

غلط سمجھے گئے تھے۔ میں نے اپنے خطبہ میں اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ ہر بات کے لئے علیحدہ بلوغت ہوتی ہے۔ لوگوں نے بلوغت یہ سمجھ رکھی ہے کہ وہ مادہ جس سے ولادت ہوتی ہے جب پیدا ہو جائے۔ تو بچہ بالغ ہو جاتا ہے۔ یہ مادہ ہمارے ملک کے لحاظ سے ۱۲-۱۳-۱۴ سال کی عمر میں پیدا ہوتا ہے۔ بعض اور ممالک ہیں۔ جہاں دس گیارہ سال کی عمر میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ کیڑا پیدا نہ ہو۔ جو اس مادہ میں ولادت کا ذریعہ بنتا ہے۔ مگر مادہ ۱۱-۱۲ سال کی عمر میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور عام حالت یہ ہے۔ کہ ۱۲-۱۳-۱۴ سال میں مادہ پیدا ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی شخص بیمار رہو۔ اور اس کی صحت اچھی نہ ہو۔ اس مادہ کے پیدا ہونے کی عمر کو بلوغت کی عمر کہا گیا ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ جب یہ مادہ پیدا ہوتا ہے۔ تو عقل انسانی

ایک حد کمال

تک پہونچتی ہے۔ اس وقت بچہ کے حالات اور شکل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس میں مردانگی کی باتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور اس سے عقل میں تکمیل ہوتی ہے۔ وجہ یہ کہ خدا تعالےٰ نے

عقل کی پرورش

کا ایک ذریعہ اس مادہ کو بھی بنایا ہے۔ اس سے کچھ رطوبتیں جذب ہو کر دماغ اور عقل تک پہونچتی ہیں۔ اور اس کی پرورش ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے احکام شریعت اس حد سے وابستہ ہیں۔ بلکہ جن باتوں میں عقل اور سمجھ کی ضرورت ہے وہ ساری کی ساری اسی سے وابستہ ہیں۔ مثلاً نماز ہے۔ اس میں زور اور طاقت کا دخل نہیں۔ بلکہ عقل سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے ایسے بالغ پر فرض کی جاتی ہے۔ اسی طرح بڑوں کا ادب یا اور باتیں جو عقل سے تعلق رکھتی ہیں۔ محنت اور زور کی ان میں ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ اس بلوغت پر فرض ہو جاتی ہیں۔ یعنی جب کوئی ۱۲-۱۳-۱۴ سال کا ہو جائے گا۔ اور مردمی کی بلوغت پر پہونچ جائیگا تو اس وقت وہ احکام اس پر عائد ہو جائیں گے۔ جو عقل سے تعلق رکھتے ہیں۔ یوں تو پہلے بھی اس میں سمجھ اور عقل [illegible] چونکہ اس کی عقل کامل نہ تھی۔ اس لئے شریعت کی

ان احکام پر نہ چلنا اس کے لئے گناہ نہ تھا۔ مگر اس بلوغت کے بعد گناہ ہوگا۔ کچھ نہ کچھ زنگ تو پہلے بھی لگے گا۔ مگر

شرعی طور پر گناہ

لازم نہیں آئیگا۔ لیکن بعض ایسے احکام ہیں جن سے عقل کا تعلق نہیں۔ بلکہ عادت کا تعلق ہے۔ وہ اس بلوغت سے پہلے ہی ضروری ہو جاتے ہیں۔ مثلاً

دائیں ہاتھ سے کھانا

ہے۔ اس کے لئے کوئی ماں باپ انتظار نہ کریگا۔ کہ بچہ بالغ ہولے تو اسے دائیں ہاتھ سے کھانے کے لئے کہا جائے۔ دائیں ہاتھ سے کھانا بھی شریعت کا حکم ہے۔ اور یہ عام حکم ہے کہ شریعت کے احکام بلوغت کے بعد عائد ہوتے ہیں۔ لیکن اس حکم پر بچپن میں ہی عمل کرایا جاتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل بیمینک مما یلیک اپنے نواسے کو اس وقت فرمایا۔ جب کہ اس کی عمر دو اڑہائی سال کی تھی۔ کہ بچے اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ چونکہ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے۔ جس کے لئے عقل کی پختگی کی ضرورت ہو۔ یہ عادت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اس پر عمل کرنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچپن سے سکھایا۔ پھر بعض احکام ایسے ہیں۔ جو اس سے بھی پہلے سکھانے ضروری ہوتے ہیں۔ مثلاً

گندگی سے بچنا

ہے۔ اس کے لئے جب بچہ پیدا ہو۔ اسی وقت سے ایسے طریق پر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ گندگی سے بچے۔ چنانچہ جو عورتیں ہوشیار ہوتی ہیں۔ وہ بچوں کو ایسی عادت ڈال دیتی ہیں۔ کہ مقررہ وقت پر پاخانہ کرتے ہیں۔ اور پاخانہ کے برتن میں کرتے ہیں۔ فرش وغیرہ پر بیٹھے نہیں کرتے۔ یہ بات ہفتوں اور مہینوں کا بچہ سیکھ سکتا ہے۔ اب اگر کوئی پوچھے صفائی کے احکام کب سکھانے چاہئیں۔ تو ہم کہیں گے۔ دو تین ہفتہ کی عمر میں یا زیادہ سے زیادہ چالیس دن میں بچہ اس کے لئے بالغ ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی کہے

زبانی تربیت کے احکام

سکھانے کے لئے بلوغت کیا ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ دو اڑہائی سال۔ اسی طرح

سچ بولنا

عادت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی فلسفیانہ خوبیاں تو پندرہ سولہ سال کی عمر کا بچہ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اب اگر کوئی پوچھے۔ سچ بولنا کب سکھانا چاہیئے۔ تو ہم کہیں گے اڑہائی تین سال کی عمر سے سکھانا چاہیئے۔ اسی طرح

ننگا رہنا

ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ جب بچہ ۱۳-۱۴ سال [illegible] اسے کہیں گے۔ لنگوٹی باندھے۔ یا پاجامہ پہنے۔ دو اڑہائی سال سے ہی اسے بتایا جاتا ہے۔ کہ ننگا نہیں رہنا چاہیئے

پس

بلوغتیں کئی ہیں

بعض بچپن میں ہوتی ہیں۔ بعض جلد ہی۔ اور بعض ۱۲-۱۳ سال میں۔ بعض اس سے زیادہ عمر میں۔ دیکھو شریعت میں یہ تو آیا ہے۔ کہ جب بچہ ۱۲ سال کا ہو جائے تو سختی سے بھی اسے نماز پڑھاؤ۔ مگر جہاد اس عمر میں فرض نہیں کیا گیا حتی کہ ایک دفعہ ایک پندرہ سالہ لڑکے نے خود جہاد میں شریک ہونے کی درخواست کی۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کر دیا۔ کیونکہ اس کے لئے اور بلوغت کی ضرورت تھی۔

اسی طرح روزہ ایسا حکم ہے جس کے لئے

جسمانی قربانی

کرنی پڑتی ہے۔ انسان کی چربی پگھلتی ہے۔ اس لئے جب تک وہ زمانہ نہ آجائے۔ جو جسمانی نشو و نما کے لئے ضروری ہے۔ روزہ فرض نہیں ہوتا۔ اور اگر بچے اس بلوغت پر پہونچنے سے پہلے روزہ رکھیں۔ تو اس طرح

قومی طور پر نقصان

پہنچتا ہے۔ کیونکہ بچپن میں چربی پگھل جانے سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اور پھر ایسا انسان کوئی کام نہیں کر سکتا۔ ہمارے ہاں ۱۷-۱۸ سال کی عمر تک بچے عام طور پر نشو و نما پاتے ہیں۔ کوئی شاذ ہی ہوتا ہے [illegible] سے پہلے

جسمانی نشو و نما

پالے۔ جو علاقے زیادہ گرم ہیں۔ یا جو بدوی علاقے ہیں شہری نہیں۔ وہاں ۱۵-۱۶ سال میں بلکہ ۱۴ سال میں بھی نشو و نما پوری ہو جاتی ہے۔ پس مختلف ملکوں کی مختلف بلوغتیں ہیں۔ جب اس بلوغت کو کوئی بچہ پہونچ جائے۔ تب اس کے لئے روزہ فرض ہوگا۔ مگر اس سے پہلے بھی کبھی کبھار روزے رکھوانے چاہئیں۔ جیسے نماز ۱۲ سال کی عمر تک عادت کے طور پر پڑھائی جاتی ہے فرض کے طور پر نہیں۔ اسی طرح روزہ کی بلوغت تک پہونچنے سے قبل تھوڑے تھوڑے روزے رکھوانے چاہئیں۔ تاکہ مشق ہو۔ -

لیکن اگر سارے روزے رکھوائے جائیں گے۔ تو صحت خراب ہو جائے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بڑی عمر میں جب وہ روزے رکھنے کے قابل ہوگا۔ روزے نہیں رکھ سکیگا۔ اور روزے رکھنے کی عمر تک پہونچنے سے قبل ہی ناکارہ ہو جائے گا۔ دراصل بچہ کے لئے ۱۷-۱۸ سال تک کی عمر نشو و نما کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی یہ خیال کرے کہ اتنی عمر کا لڑکا روزے رکھ کر

روحانیت میں ترقی

کریگا۔ تو یہ صحیح نہیں ہے۔ عام حالات کو مدنظر رکھکر ۲۰-۲۱ سال کی عمر میں ایسا زمانہ آتا ہے۔ ہاں استثنائی صورتوں میں اس سے پہلے بھی یہ بات حاصل ہو جاتی ہے۔ مجھے

اپنے متعلق

یاد ہے۔ کہ میری ۱۱ سال کی عمر تھی۔ اس وقت میں نماز کبھی کبھی نہ پڑھتا تھا۔ اور شرعاً مجھ پر فرض نہ تھی۔ مگر مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ میں نے حضرت صاحب کا جبہ تبرک کے طور پر پہن کر دعا کی۔ کہ اب میں کبھی نماز نہ چھوڑ دوں گا۔ مجھے یہ توفیق حاصل ہو۔ چنانچہ پھر کبھی نہ چھوڑی۔ مگر یہ خاص حالات کی وجہ سے تھا۔ ہر وقت دین کی باتیں کان میں پڑتی رہتی تھیں۔ گھر اور باہر دین کا ہی چرچا تھا۔ مگر عام طور پر ۲۰-۲۱ سال میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے۔

جائداد کے متعلق بلوغت

جو رکھی گئی ہے۔ وہ بھی ۱۸ سال کے بعد کی ہے۔ ۱۲-۱۳ سال کے لڑکے کے سپرد جائداد نہیں کر دی جاتی۔ اور کہا جاتا ہے۔ جائداد کے متعلق بلوغت اور ہے۔ اسی طرح روزہ کی بلوغت بھی اور ہے۔ اس کی اوسط ۱۸ سال ہے۔ جو ۱۶ سال سے شروع ہوتی ہے۔ اور ۱۸ سال تک مکمل ہو جاتی ہے۔ ۱۹ سال کا لڑکا پورے روزے رکھ سکتا ہے۔ اس وقت ۶۰ فیصدی یہ خطرہ نہیں ہوگا۔ کہ صحت کو نقصان پہونچے باقی ۴۰ فیصدی رہ جاتے ہیں۔ انہیں چاہیئے اپنی صحت کے متعلق خود فیصلہ کریں۔ اور ان کے ماں باپ فیصلہ کریں۔ اور پھر روزے رکھیں۔

رقعہ لکھنے والے صاحب نے لکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے

ہٹے کٹے اور مضبوط نوجوان

روزے نہیں رکھتے۔ مگر بچپن کی عمر کا ہٹا کٹا ہونا کافی نہیں ہوتا۔ اس سے نشو و نما کے پورے ہونے کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ دیکھا گیا ہے کہ ۱۷-۱۸ سال کے مضبوط جوان مقابلہ میں ۲۱-۲۲ سال کے جوانوں سے جو جسمانی لحاظ سے ان سے آدھے تھے۔ جیت گئے۔ پہلے ہیں تو انہوں نے دوسروں کو خوب پیٹا۔ مگر پھر کمزور ہونے لگ گئے۔ اور آخر ہار گئے۔ وجہ یہ ہے کہ ان کی طاقتیں ابھی نشو و نما پا رہی تھیں اور ان سے بڑی عمر والوں کی طاقتیں ایک حد تک مکمل ہو چکی تھیں۔ یہ تجربہ باکسنگ میں کیا گیا ہے۔ دراصل یہ زمانہ چربی پیدا ہونے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور قدرت

انسانی جسم

میں ہر ایک چیز اپنے اپنے ٹھکانے لگا رہی ہوتی ہے۔ اور اس طرح

ذخیرہ جمع کر رہی ہوتی ہے۔ اس وقت اگر نقصان پہنچ جائے تو اس کا اثر ساری عمر پر پڑتا ہے۔

پس ۱۴۔۱۵ سال کی عمر سے بلکہ ۱۲ سال کی عمر سے کچھ کچھ روزے رکھوانے شروع کر دینے چاہئیں۔ اس طرح روزہ رکھنے کا احساس پیدا ہوتا رہے گا۔ اور پھر ہر سال اس تعداد کو بڑھاتے جانا چاہیئے۔ یہاں تک کہ قوتیں پوری نشوونما پالیں پھر پورے روزے رکھوائے جائیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص مضبوط اور ہٹا کٹا نظر آئے۔ مگر اس کی صحت اچھی نہ ہو۔ اور اسے ایسا عارضہ لاحق ہو جسے وہ خود ہی سمجھ سکتا ہے۔ مثلاً اس کا دل کمزور ہو۔ تو خواہ اس کا جسم دوسرے سے ڈیوڑھا ہو۔ اور قد چھ فٹ ہو۔ تو بھی صحت کے لحاظ سے اس سے کمزور ہوگا۔ مگر اس کی کیفیت وہ خود جان سکتا ہے۔ یا ڈاکٹر جان سکتا ہے۔ اسی طرح اور کئی مرضیں ہوتی ہیں۔ جن میں روزہ رکھنا سخت مضر ہے۔ مگر وہ دیکھنے والوں کو نظر نہیں آسکتیں۔ پس ان حالات میں

وعظ و نصیحت

کی جاسکتی ہے۔ ہمارے ہاں ایک مثل مشہور ہے۔ کہ من حرامی حجتاں ڈھیر یعنی اگر کسی کام کو جی نہ چاہے۔ تو بیسیوں حجتیں نکال لی جاتی ہیں۔ مگر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ

عذر

موجود ہو۔ مگر دیکھنے والے کو نظر نہ آئے۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عصر کے وقت سیر کو تو چلے جاتے تھے۔ مگر مسجد میں نہ آسکتے تھے۔ وجہ یہ کہ دل کی کمزوری کی وجہ سے دل کا دورہ ہو جاتا تھا۔ اس بیماری والا آدمی چل پھر تو سکتا ہے۔ مگر مجمع میں بیٹھ نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ دل کی کمزوری کثرت کار کی وجہ سے تھی۔ اب بظاہر دیکھنے والا کہیگا۔ کہ بیماری کا محض بہانہ ہے۔ لیکن اگر اس قسم کی بیماری اسے ہو۔ تو خود بیٹھکر بھی نہیں بلکہ لیٹ کر نماز پڑھے گا۔ پس ایسی حالتیں ہوتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی بہانہ بناتا ہے۔ تو یہ چالیس سال کی عمر کا بھی بنا سکتا ہے۔ نوجوانوں کی شرط نہیں ہے۔ ان باتوں کی

اصلاح کا طریق

یہی ہے۔ کہ مسئلہ بیان کر دیا جائے۔ خدا تعالیٰ کی خشیت یاد دلائی جائے۔ اور بتایا جائے۔ اسلام کے احکام بیگار اور چٹی کے طور پر نہیں۔ بلکہ انسان ہی کے فائدے کے لئے ہیں۔ اس لئے ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ ان باتوں کے باوجود اگر کوئی بہانہ بناتا ہے۔ تو پھر وہ ہمارے بس کا نہیں۔ مگر بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک انسان

سچا عذر

رکھتا ہے۔ مگر ہمیں وہ عذر نظر نہیں آتا۔ اس لئے بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ میں نے خود معمولی بیماری سمجھکر ایک دفعہ روزے رکھے۔ تو قریباً سارا سال بخار ہوتا رہا۔ اور یہ سمجھا گیا۔ کہ گردوں میں نقص پیدا ہو گیا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اس وقت مذاق کے طور پر فرماتے۔ اور روزے رکھو۔ خود اپنا واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سناتے۔ کہ ایک دفعہ آپ کو دست آنے کی تکلیف ہو گئی۔ مگر پھر دست بند ہو گئے۔ اس پر آپ نے روزے رکھنے شروع کر دئے۔ کوئی تین چار دن ہی رکھے ہونگے۔ کہ معلوم ہوا۔ مردمی کی قوت نہیں رہی اس کے لئے کئی قسم کی دوائیاں استعمال کی گئیں۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر آپ نے دوائیاں چھوڑ دیں۔ اور استغفار کیا۔ تب جاکر فائدہ ہوا۔ تو اصل طریق یہی ہے۔ کہ وعظ و نصیحت سے لوگوں کو سمجھایا جائے۔ پھر اگر کوئی شرارت کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ سے سزا پائے گا۔ لیکن اگر کوئی شرارت نہیں کرتا۔ بلکہ جائز عذر رکھتا ہے۔ تو ہمیں اس کے متعلق بدظنی کرنے کا گناہ ہوگا۔ اور ہمیں اس بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس ہمارے لئے بہترین صورت یہی ہے۔ کہ اگر کوئی عذر پیش کرتا ہے۔ تو سمجھیں۔ کہ واقعی معذور ہے۔

یہ شریعت کا مسئلہ ہے۔ جو میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا اگر کوئی جان بوجھکر روزہ نہیں رکھتا۔ حالانکہ روزہ اس کے لئے فرض ہے۔ تو خدا کے سامنے وُہ جواب دہ ہوگا۔ ہم نے مسئلہ بیان کر دیا۔ اور

حقیقت کھول دی

ہے۔ اب ہر ایک کا معاملہ خدا تعالیٰ سے ہے۔ اگر کوئی گناہ کریگا۔ تو سزا پائیگا۔ اور اگر عمل کریگا۔ تو اجر پائیگا۔ پس میں جہاں ان لوگوں کو جن پر روزہ رکھنا فرض ہے اور جنہیں کوئی شرعی عذر پیش نہ ہو۔ یہ نصیحت کروں گا۔ کہ وہ ضرور روزہ رکھیں۔ وہاں یہ بھی کہونگا کہ اگر کوئی اپنے آپ کو معذور ظاہر کرتا ہے۔ تو اس کے متعلق بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے عذر کو دور کرے۔ اور اُسے روزہ رکھنے کی توفیق دے۔ میں اپنا ہی

اس سال کا تجربہ

بتاتا ہوں۔ جب روزے شروع ہوئے۔ تو چونکہ مجھے کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ میں نے اپنے جسم کے متعلق اندازہ کرکے دیکھا کہ کچھ روزے رکھ سکتا ہوں۔ سارے نہیں۔ اور چونکہ مجھے طب کا بھی مطالعہ ہے۔ اس لئے میں نے یہ اندازہ لگایا۔ کہ دو روزے رکھ کر ایک چھوڑ دوں۔ کچھ دن میں نے اس پر عمل کیا۔ اور میرا یہ اندازہ صحیح نکلا۔ اس کے بعد خیال آیا۔ کہ تین دن روزہ رکھوں۔ اور ایک دن نہ رکھوں۔ اس کے مطابق جب میں نے روزے رکھے۔ تو تیسرے دن سر درد کا ایسا شدید دورہ ہوا۔ کہ ایک کی بجائے تین روزے چھوڑنے پڑے۔ اس وقت میں نے سمجھا۔ پہلا ہی اندازہ درست تھا۔ لیکن بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں۔ جو جاری رہتی ہیں۔ اور

طبیعت کا جزو

بن جاتی ہیں۔ اس لئے وہ ایسی بیماریاں نہیں رہتیں۔ کہ ان کی وجہ سے روزہ نہ رکھا جائے۔ ایسی ہی بیماریاں مجھے بھی ہیں۔ اس لئے میں نے پہلے جو اندازہ لگایا۔ وہ بالکل صحیح تھا اور جب میں نے اسے توڑا۔ تو بجائے اس کے کہ زیادہ روزے رکھ سکتا۔ اور کم ہو گئے۔ تو اپنی طبیعت کا انسان اندازہ لگا سکتا ہے۔ مگر جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ

روزہ رکھنے سے کمزوری

ہو جاتی ہے۔ اس لئے روزہ نہیں رکھ سکتے۔ یہ لغو بات ہے۔ روزہ تو ہے ہی اس لئے کہ نفس کو توڑا جائے۔ اور ایسا کون شخص ہو سکتا ہے۔ جو روزے رکھ کر پہلوان بن جائے۔ روزہ سے ہر ایک کو کمزوری ہوتی ہے۔ پس کمزوری خواہ کتنی ہو۔ یہ مرض نہیں۔ ہاں اگر کوئی مرض ہو۔ یا کسی مرض کے پیدا ہو جانے کا ڈر ہو۔ تو روزہ چھوڑا جا سکتا ہے۔ کمزوری کی وجہ سے چھوڑنا جائز نہیں۔ مگر کئی لوگ

بیماری اور کمزوری میں فرق

نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں۔ روزہ رکھنے سے بڑا ضعف ہو جاتا ہے۔ اس لئے نہیں رکھتے۔ اگر دل کا ضعف مراد ہے۔ تو یہ بیماری ہے لیکن اگر جسم کی کمزوری مراد ہے تو یہ بیماری نہیں۔ روزہ رکھنے سے ایسا ہونا ضروری ہے۔ ہاں

بڑھاپے کی حالت

ہو۔ تو اس وقت کی کمزوری خود بیماری ہوتی ہے۔ مگر جوان کی ایسی کمزوری عذر نہیں۔ کیونکہ روزہ اس لئے نہیں رکھا جاتا۔ کہ شربت کے گھونٹ انسان کے اندر جائیں۔ اور وہ طاقتور ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اُسے بھوک اور پیاس لگے۔ اور اس کا

لازمی نتیجہ

کمزوری ہے۔

رمضان کا عہد

کیا آپ نے عہد کر لیا ہے۔ کہ اس رمضان میں کم از کم اپنی ایک اخلاقی یا دینی کمزوری کو دور کر دینگے اگر نہیں کیا۔ تو اب بھی وقت ہے۔ ابھی اسی وقت یہ عہد کرلیں۔ اور پھر اس عہد کو پورا کریں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت

رمضان المبارک کی دعا

تمام افراد جماعت سلسلہ عالیہ کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ مندرجہ ذیل دعا اگر ان کو موقع ملے تو جمعہ کے روز نماز جمعہ سے پہلے یا پیچھے اکٹھے ضرور مانگیں۔ ایک آدمی امیر جماعت یا امام یا کوئی دوسرا بزرگ بلند آواز سے یہ دعا پڑھتا جائے اور دوسرے احباب ہاتھ اٹھا کر آمین کہتے جائیں۔ اگر جمعہ کے روز موقعہ نہ ملے۔ تو دوسرے تین روزہ رمضان میں تہجد کے بعد پڑھیں دو جمعہ انشاء اللہ رمضان میں ابھی آئینگے ایک ۱۶ مارچ کو اور دوسرا ۲۳ مارچ کو ۹ مارچ بروز جمعہ یہ دعا مسجد اقصیٰ میں مانگی گئی اور آئندہ رمضان کے جمعوں میں بھی انشاء اللہ مانگی جائیگی جمعہ کے روز اور اعتکاف میں ہر روز یہ دعا اکٹھے مل کر مانگنی چاہئیے فرداً فرداً تو جمیع احباب دعاؤں میں لگے ہی رہتے ہوں گے۔ لیکن مل کر دعا کرنا ایک خاص شان رکھتا ہے۔ کم از کم اس قدر تو تمام احباب جانتے ہیں کہ کسی حاکم کے پاس فرداً فرداً جا کر عرض کرنے کی نسبت بصورت وفد حاضر ہو کر عرض کرنا عموماً کامیابی کا باعث ہوتا ہے۔ اور ایسی درخواست عموماً رد نہیں ہوا کرتی۔ نماز باجماعت کے اسرار اور حکمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جناب الٰہی کے حضور جملہ مومنین بصورت وفد حاضر ہو کر متفقہ طور پر عرض پرداز ہوتے ہیں۔ اور جس دعا کو چالیس مومن مل کر مانگیں گے۔ وہ اکیلے مانگنے کی نسبت زیادہ قبول ہوگی۔

پس آپ اس مبارک مہینہ رمضان اور مبارک روز جمعہ میں ضرور جتنی دفعہ موقعہ ملے۔ یہ دعا مانگیں۔ کیونکہ یہ موقع سال کے بعد ملتا ہے۔ سب جماعتیں اگر یہ دعا ہر دو جمعوں میں اور دوسرے اوقات میں مانگیں گی۔ تو انشاء اللہ اجابت کے درجہ تک پہونچیگی۔ اور دینی دنیاوی بہتری کا موجب ہوگی۔ دعا ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ خاکسار (ڈاکٹر سید) عبد الستار شاہ

نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔ اٰمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سیدنا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی خلفاء سیدنا محمدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی خلفاء سیدنا محمدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۔ لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم ۔ سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین ۔ نسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین ۔ اٰمین۔

اے ہمارے محسن خدا تو اپنے فضل و کرم سے ہمارے اور ہمارے جملہ اہل و عیال و والدین و متعلقین کے تمام گناہوں اور خطاؤں کو بخش دے۔ اور جملہ مومنین جو آج سے پہلے گذر چکے ہیں۔ ان سب پر مغفرت فرما۔ اور جو اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ ان پر بھی اور جو آئندہ پیدا ہوں گے ان پر بھی مغفرت فرما۔ یا الٰہی ہر ایک عذاب اور دکھ درد سے ہم کو اپنی پناہ میں رکھ۔ دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد قبر عالم برزخ حشر و نشر حساب کے دن تیری خاص حفاظت ہمارے سر پر سایہ افگن رہے۔ یا الٰہی ہمارے اہل و عیال و والدین و متعلقین کو بھی ہر قسم کے عذاب سے اپنی خاص پناہ میں رکھنا۔ اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھی اور ہمارے جملہ مربیوں اور محسنوں کو بھی اور ان کے اہل و عیال والدین اور جملہ متعلقین کو بھی اور ان کی آئندہ نسلوں کو بھی اے ہمارے محسن اے ہمارے پیارے رب ہم سب کو ہر ایک بدی ہر ایک بدکاری اور ہر ایک اپنی نافرمانی سے بالکل محفوظ فرما۔ اور تقویٰ کی باریک در باریک راہوں پر چلنے کی کامل توفیق عطا فرما۔ یا الٰہی ہماری ہر ایک کمزوری دور فرما۔ اور ہمیں پاک و مطہر بنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چلنے والے بنا۔ الٰہی ہمارا ہر ایک ذرہ تیری راہ میں تیری رضا کے لئے تیری رضا کے مطابق قربان و فدا ہو۔ الٰہی ہماری ہر ایک حرکت و سکون ہماری زندگی اور موت غرض ہمارا ہر ایک کام محض تیرے لئے ہو۔ اور تیری رضا کے مطابق ہو۔ تو ہی ہمارا معبود ہو۔ تو ہی ہمارا محبوب ہو۔ تو ہی ہمارا مطلوب ہو۔ تو ہی ہمارا مقصود ہو تیری محبت تیری حیثیت تیری عظمت ہمارے ہر ذرہ میں سرایت کر کے اُسے ہر آن منور رکھے۔ الٰہی ہمارے در و دیوار و مکانات غرض ہر چیز پر تیرا فضل و کرم و عنایات کی بارش ہر دم برستی رہے۔ اور تیرے انوار و برکات سے دائم منور رہیں۔ ہمارے مکانات حظ نفس کے لئے نہ ہوں بلکہ وہ بیت الدعا ہوں۔ بیت الفکر و بیت الذکر ہوں۔ اسلام و احمدیت کی اشاعت کے مرکز بنے رہیں۔ اے پیارے آقا ہمارے مال و اولاد میں ہمارے جسم و روح میں غرض کسی چیز میں بھی شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو۔ اور نہ نفس امارہ کا کوئی حصہ ہو۔ ہم اور ہمارے اہل و عیال و آئندہ نسلیں و جملہ متعلقین سب کے سب تیرے ہی ہوں۔ ہماری زندگی کی ہر ایک گھڑی اور ہر ایک لمحہ تیری یاد میں گزرے۔ تیرے عشق و محبت میں اور تیری عبودیت میں بسر ہو۔ الٰہی کوئی امر بھی تیری یاد سے اور تیری عبودیت سے ہمیں غافل کرنے اور روکنے والا نہ ہو۔ ہماری تمام روکیں دور فرما۔ اور تمام پریشانیوں اور گھبراہٹوں سے نجات بخش۔ ہمارے تمام مریضوں کو اپنے فضل و کرم کے ساتھ مبارک و بابرکت و صحت کامل عطا فرما اور مقروضوں کو قرضوں سے احسن طور پر اور بابرکت طریق سے سبکدوش فرما۔ الٰہی تنگدستوں اور مفلسوں کی تنگی اور افلاس کو اپنے کرم سے دور فرما اور اپنے حضور سے مبارک اور کریم رزق با فراغت عطا فرما۔ الٰہی ہماری بیویوں بچوں کو متقی اور صالح اور خادم دین بنا کر ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنا اور الٰہی بے اولادوں کو نیک اور صالح اولاد عطا فرما۔ جو کہ ان کیلئے اور سلسلہ کے لئے مبارک اور خادم دین ہو۔ الٰہی ہم میں سے جنکو رشتہ ناطہ کی تکالیف و مشکلات درپیش ہیں اپنے لئے یا اپنے بہن بھائیوں یا بچوں کے لئے ان کیلئے اپنے فضل و رحم سے ان کی مشکلات کی عقدہ کشائی فرما۔ اور ایسے مبارک رشتوں کا انتظام فرما جو ان کے دین و دنیا اور سلسلہ کیلئے ہر رنگ میں مفید و بابرکت ہوں الٰہی ہمارے تمام طالب علموں کو بچے ہوں یا نوجوان یا بڑے ہوں اپنے اپنے امتحانوں میں مبارک و بابرکت کامیابی بخش۔ الٰہی ہم میں سے جو احباب کسی اور ابتلا میں مبتلا ہوں ان کو اپنے فضل و کرم کے ساتھ اس ابتلاء سے نجات عطا فرما اے ہمارے محسن اے ہمارے آقا۔ اے ہمارے مالک ان کے علاوہ اور بھی اگر کوئی پریشانیاں یا مصائب یا تکالیف ہم میں سے کسی کو درپیش ہوں یا آئندہ پیش آنے والی ہوں۔ تو ان سب سے ہمیں نجات بخش۔ اے ہمارے والی اے پیارے آقا۔ کوئی امر بھی ہمارے لئے روک کا باعث نہ بنے۔ اور ہماری غفلت کا موجب نہ ہو۔ الٰہی جیسا کہ تو چاہتا ہے ہم ایسے ہی تیرے سچے اور حقیقی اور کامل عبد بن جائیں۔ یا رحمٰن تو اپنے خاص بخاص رحم و فضل سے ہم سب کو قرآن مجید کے علوم و معارف سے آگاہ فرما۔ اپنے پیارے اور کامل اور مبارک دین کا علم و فہم عطا فرما۔ اور اُس پر کما حقہ عمل کرنے اور عمل کرانے کی پوری پوری توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں دین کا خادم بنا۔ الٰہی ہم تیرے جلال اور عظمت کو تمام دنیا پر ظاہر کرنے والے ہوں۔ تیرے پیارے دین اسلام اور احمدیت کی شوکت کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔ تیرے پیارے رسول آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعودؑ کی عزت دنیا پر ثابت کرنے والے ہوں اور ساری دنیا میں اسکو قائم کرنے والے ہوں تیرے کلام پاک قرآن کریم کے پاک علوم و معارف کو دنیا میں شائع کرنے والے ہوں۔

یاالٰہی خدمت اسلام کے لئے ہمارے سینے کھول دے ہم سب کے سب مرد و زن و بچے تیرے پیارے دین پر عامل اور پسندیدہ مبلغ ہوں۔ **الٰہی** تبلیغ دین میں جو جو بھی روکیں اب ہیں۔ یا آئندہ جن کا خطرہ ہے۔ وہ سب کی سب دور فرما۔ اور ہر ایک قسم کی آسانیاں اور سہولتیں مہیا فرما۔ اور ہمیں اس سے فائدہ اٹھانے کی پوری پوری سمجھ اور توفیق عطا فرما۔ **یاالٰہی** ہماری زبانوں کی گرہیں کھول دے۔ اور ہمارے قلموں کو تیز فرما۔ تقریروں اور تحریروں میں ہماری تائید روح القدس سے فرما۔ اور ان کو مؤثر بنا۔ اور جملہ تیری مخلوق جو اس پاک چشمۂ اسلام و احمدیت سے ابھی دور ہے۔ اور اس پاک نعمت سے ابھی محروم ہے۔ اس کی روحانی آنکھیں کھول دے۔ اور ان کے دلوں سے ہر قسم کے زنگ اور قفل دُور کر۔

اے پیارے **ہادی** ساری مخلوق کو ظلمت کے گڑھوں سے باہر نکال کر اپنے پیارے دین کے روشن سورج کی روشن شعاعوں سے منور فرما۔ اور اس پاک چشمہ کے آب حیات سے سیراب کر کے حیات ابدی کا وارث بنا۔

یاالٰہی ہم جملہ احمدیوں کو جہان کے لئے پاک و کا[illegible] خاص کر ان کو جو تیرے پیارے مسیح کے قائم کردہ مرکز [illegible] ہیں۔ ان میں سے کوئی دوسروں کی [illegible] ہے۔

یا احکم الحاکمین اس وقت اہل ہنود نے تیرے پیارے دین اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت پر ظلم کی راہ سے سخت بے جا ظالمانہ حملے کئے۔ اور ایک فتنہ برپا کر رکھا ہے۔ **اے بادشاہوں کے بادشاہ** اے ارض و سما و ذرہ ذرہ کے مالک۔ تو اس فتنہ کو پاش پاش کر۔ اور ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دے۔ اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و عظمت دنیا پر روشن کر دے اور ان کی عزت اہل دنیا کے دلوں میں مضبوطی کے ساتھ قائم فرما۔

الٰہی ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ ان کے علم و فہم میں خاص الخاص ترقی فرما۔ اُن کو ہمارے سروں پر تا دیر قائم و سلامت رکھ۔ اور جو تجاویز و تدابیر دین اسلام و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور تیرے جلال کے اظہار کے لئے انہوں نے سوچی یا اختیار کی ہیں۔ ان سب کو نہائت مبارک اور احسن طریق سے کامیاب فرما۔

یاالٰہی اس رمضان شریف کے جملہ انوار و برکات سے ہم تمام ذکور و اناث کو کامل طور پر بہرہ ور فرما۔ الٰہی جو جو رمضان شریف یا مبارک اوقات ہماری زندگی میں آئیں۔ ان سب سے ہمیں مستفیض فرما۔

الٰہی حضرت حافظ روشن علی صاحب کے علم و فہم عمر و صحت میں برکت عطا فرما۔ جو ہر سال رمضان میں سارا قرآن کریم معہ ترجمہ و تفسیر سناتے ہیں۔ الٰہی یہ درس ہمیشہ کے لئے بہتر سے بہتر صورت میں جاری رہے۔ اور اس کے فیضان سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں۔ تیرے انوار و برکات خاص طور پر اس درس پر نازل ہوں۔ اور آئندہ نازل ہوتے رہیں۔ **یاالٰہی** قادیان سے باہر کی جماعتوں کو بھی توفیق دے۔ کہ اُن کے ہاں بھی قرآن کریم کے پاک معارف کے چشمے جاری ہوں۔ اور طالبانِ حق اور جملہ مومنین ان سے مستفیض ہوں۔

الٰہی ریل کا آنا قادیان میں ہم سب کے لئے اور سلسلہ کے لئے نہائت بابرکت و مبارک ہو۔ یاالٰہی تیرے دین کی اشاعت و استحکام کے لئے بہت بڑا ذریعہ ہو۔

یاالٰہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خاص رحمتیں اور برکات نازل فرما۔ اور آپؐ کے مدارج کو بہت بلند فرما۔ اور آپ کے اہل بیت پر۔ آپ کی آل پر آپ کے خلفاء کرام پر آپ کے اتباع پر بھی۔ **الٰہی** حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خاص الخاص رحمتیں اور برکات نازل فرما۔ اور آپ کے مدارج بہت بلند فرما آپ کے اہل بیت۔ آپ کی جسمانی و روحانی اولاد پر بھی **الٰہی**! حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پر اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر بھی خاص الخاص رحمتیں اور برکات نازل فرما۔ ان کے اہل بیت اور آل اور اتباع پر بھی۔

الٰہی ہمیں تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلفاء رضوان اللہ علیہم کے جھنڈے کے تلے جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب موت کے وقت ہمارے جسم بھی مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں دفن ہوں اور قبر میں عالم برزخ میں حشر و نشر و جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ نصیب ہو۔ الٰہی ان کے ساتھ ہی ہم تیری بارگاہ میں رہیں۔ اور ان کے ساتھ جنت کی تمام نعمتوں سے متمتع ہوں۔

الٰہی! ہماری اور ہمارے اہل و عیال اور والدین اور دیگر متعلقین اور ہماری آئندہ نسلوں کی موت اسلام پر ہو۔ اور ہم رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے مصداق بن جائیں۔

الٰہی! ہم تیرے منعم علیہ گروہ کے سچے اور کامل وارث ہوں۔ مغضوب اور ضالین کے راستہ میں ہمارا کوئی فرد ایک لمحہ کے لئے بھی نہ جائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

اللھم صلے علے محمد و علے اٰل محمد و علی عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم۔ انک حمید مجید۔

پیغام صلح کے اعلان فسخ بیعت کی حقیقت

میں نے اخبار "پیغام صلح" میں ایک مضمون اپنے متعلق فسخ بیعت کا پڑھا تھا۔ میں اس کا جواب لکھنے کو تھا۔ کہ اچانک بیمار ہو گیا۔ اس لئے جواب جلدی تحریر نہ کر سکا۔ مضمون پڑھنے پر میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ میں نے اپنے ماموں صاحب کے پاس جو غیر مبائع ہیں۔ کام کرنا شروع کیا تھا۔ بدیں وجہ انہوں نے بیعت فسخ کرانے کی بہت کوشش کی لیکن چونکہ مجھے ان کے عقائد سے سخت اختلاف تھا۔ اور وہ میری تسلی نہ کر سکے۔ اس لئے میں غیر مبائع بننے سے انکار کرتا رہا۔ مگر خدا جانے ان کے دل میں کیا سمائی۔ کہ انہوں نے پیغام صلح میں میرا فسخ بیعت کا اعلان شائع کرا دیا۔ جو کہ سراسر کذب بیانی پر محمول ہے۔ اس کذب بیانی کا ثبوت یہ ہے۔ کہ انہوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کئے ہوئے اڑھائی سال گزرے ہیں۔ نیز یہ کہ میں نے نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا تھا۔ اور نہ میں دونوں جماعتوں کے عقائد سے واقف تھا۔ حالانکہ یہ سراسر افترا ہے۔ مجھے بیعت کئے ہوئے ابھی ڈیڑھ سال کا عرصہ بھی نہیں ہوا۔ اور میں تقریباً دو سال تک حضرت مسیح موعود کی کتب کا اور دونوں جماعتوں کے عقائد کا مطالعہ کرتا رہا۔ نیز بہت بڑی کذب بیانی کا ثبوت یہ ہے۔ کہ انہوں نے لکھا تھا۔ کہ میں نے راولپنڈی کے مناظرے سے متاثر ہو کر فسخ بیعت کا [illegible] کیا۔ حالانکہ میں اس مناظرے میں موجود ہی نہیں تھا۔ ہاں البتہ میں نے اپنے چند غیر احمدی دوستوں سے سنا تھا۔ کہ لاہوری جماعت والوں کو شکست فاش ہوئی ہے۔ کیونکہ میر مدثر شاہ صاحب سوائے [illegible] اور طراری کے کوئی معقول جواب نہ دے سکے تھے۔

پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ انہوں نے میرے متعلق لکھا ہے۔ سراسر جھوٹ ہے۔ راولپنڈی میں میر مدثر شاہ [illegible] کے ساتھ میرا کئی دفعہ تبادلہ خیالات ہوا۔ وہ اپنے آپ کو ایک مناظر خیال کرتے ہوئے مجھ پر ڈورے ڈالتے رہے۔ مگر مجھے ان کے بے بنیاد عقائد سے تسلی نہ ہوئی۔ بلکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُن کو ناکوں چنے چبوائے۔ لہٰذا احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان شائع کرتا ہوں۔ کہ میں نے ہرگز حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت فسخ نہیں کی۔ اور نہ مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کرنے کو تیار ہوں۔ ان کے ہاتھ پر میں کس طرح بیعت کر سکتا ہوں۔ جو کبھی تو خدا کی قسم اٹھا کر حضرت مسیح موعود کو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ جیسا نبی ظاہر کرے۔ اور کبھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجے۔

مشتاق احمد۔ از راولپنڈی۔

اشتہار

احباب کرام مندرجہ ذیل باتوں کو پوری توجہ اور غور سے پڑھیں!

اے قوم کے دردمندو!

اگر آپ مسلمانوں کو باعزت و خوشحال دیکھنے کے متمنی ہیں۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ حضرت اقدس کے لیکچر شملہ کی مقدور بھر اشاعت کریں۔ کیونکہ اس میں حضور انور نے وہ تمام گر بتلا دئے ہیں۔ جن پر عمل کر کے مسلمان یقینی طور پر ملک میں عزت و بزرگی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں؎ قیمت فی نسخہ ۳ر مگر تقسیم کرنے والوں کو ایک روپیہ میں سات نسخے ملیں گے؎

اپنی قوم کی غلط فہمیاں دور کردو

اور اس کا سہل علاج یہ ہے۔ کہ آپ لوگ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کی مرتبہ کتاب جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر سمجھدار مسلمانوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ اسے پڑھ کر انہیں معلوم ہو۔ کہ جس قوم کو مولویوں کے بہکانے سے دشمن اسلام سمجھا جاتا ہے۔ اس نے اسلام کی کس قدر شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ کہ جس کا اقبال اشد ترین مخالفوں کو بھی کرنا پڑا ہے؎

حجم ۸۴ صفحہ قیمت ۲ر مگر تقسیم کرنے والوں کو ایک روپیہ میں تین نسخے ملیں گے؎

قرآن پڑھنا آسان ہوگیا

اس مژدہ جانفزا کی اگر آپ تصدیق کرنا چاہیں۔ تو اس کے لئے آپکو اسباق القرآن حصہ سوم منگوا کر دیکھنا چاہئیے تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ اس کے مصنف نے اردو دانوں کو باترجمہ قرآن شریف پڑھنے کے لئے استاد کی ضرورت سے بے نیاز کر دیا ہے؎

قیمت حصہ اول ۸ر حصہ دوم ۱۲ر حصہ سوم ۴ر

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

چونکہ یہ مقولہ ایک حقیقت ہے۔ اس لئے محبان مہدی علیہ السلام کو چاہیئے۔ کہ وہ سیرت المہدی حصہ دوم کو ضرور منگا کر پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ تاکہ انہیں اس میں ذکر کئے گئے حالات پڑھ کر وصل حبیب کا سا مزا آ جائے۔ کیونکہ اس میں جن واقعات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ وہ آنکھوں دیکھی باتیں ہیں جن میں غلطی یا مبالغہ کا کوئی دخل نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے پیارے مہدی کی پیاری زندگی کا پیارا نظارا آنکھوں کے سامنے آ کر دل میں سرور اور آنکھوں کو نور بخشتا ہے؎

حجم تقریباً دو سو صفحہ قیمت بلا جلد ۱۲ر۔ مجلد ۱ر

قوم کے نوجوانوں کیلئے بیش بہا تحفہ

جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے خاص نوجوانوں ہی کیلئے کئی ماہ کی مسلسل محنت شاقہ کے بعد ہمارا خدا کے نام سے تیار کیا ہے۔ جس میں سادہ اور نہایت ہی معقول دلائل سے ہستی باری تعالیٰ پر بحث کرتے ہوئے ان تمام وساوس کا ازالہ فرما دیا ہے جو ان دنوں جھوٹے فلسفہ کے باعث اندر ہی اندر نوجوانوں کے دل مسموم کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ نوجوانان قوم اس بے حد مفید تصنیف کو اپنائیں گے۔ اور اس کے دلائل کو ذہن نشین کر کے اپنے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو بھی اس سے مستفید کریں گے۔

حجم تقریباً پونے دو سو صفحہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ مجلد ۱۴ر

چھ نئے ٹریکٹ ضرور پڑھئے!

جو آریوں کے اس دعوے کی تردید میں لکھے گئے ہیں۔ کہ وید ایشوری گیان ہے۔ کیونکہ اس میں آریہ سماج ہی کی مسلمہ کتابوں کے حوالوں سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وید خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ رشیوں کی تصنیف ہیں۔ قیمت فی ٹریکٹ ۔ مگر تقسیم کرنے والوں کو ۱۲ر فی سینکڑہ کے حساب سے ملیں گے؎

دوسری قوموں کے عمل کو دیکھو!

کس طرح وہ اپنی قومی۔ ملکی اور مذہبی یادگاروں کے محفوظ رکھنے کی دل و جان سے سعی کرتی ہیں۔ سب کا ذکر غیر ضروری ہوگا آریہ سماج کی شتابدی کے جلسہ متھرا ہی کو دیکھ لو۔ آریوں نے کس طرح اس ایک واقعہ کی تفصیل وار روئداد قلمبند کر کے چھپوائی جسے ہر ایک سماجی نے خریدا۔ اور آنے والی نسلوں میں دھرم سیوا کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے بطور یادگار محفوظ بھی کر لیا۔

کیا احمدی قوم آنیوالی نسلوں کیلئے

اپنی ان بہترین مساعی اور قابل صد افتخار تبلیغی کارناموں کی یادگار محفوظ رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ جو مرکز تثلیث (لنڈن) میں خدائے وحید کا نام بلند کرنے کے لئے انجام دئے گئے۔ چونکہ احمدی قوم بھی ایک زندہ قوم ہے۔ اس لئے اس کے ہر ایک فرد کو تواریخ مسجد فضل لنڈن کی ایک ایک جلد خرید کر نہ صرف اپنے لئے بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی محفوظ کر لینی چاہیئے جس میں کہ انگلستان وغیرہ میں تبلیغ اسلام کی بالتفصیل رپورٹ درج کی گئی ہے یہی نہیں بلکہ سینکڑوں روپیہ خرچ کر کے ہر ایک ضروری عمارت اور قابل یادگار واقعہ کے فوٹو بھی جمع کئے گئے ہیں۔ جن کو دیکھ کر یورپ میں احمدیوں کی گراں قدر تبلیغی خدمات کا نقشہ پوری طرح آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے؎

حجم ۱۲۰ صفحہ۔ تختی بڑی سنہری جلد۔ ۳۲ نہایت ہی نفیس ولایتی طرز کے فوٹو۔ لکھائی چھپائی کاغذ دیدہ زیب مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت بلا جلد ۱۲ر۔ مجلد ۱ر

چند دوسری نئی کتابیں!

مشاہدات عرفانی ۶ر حیات ناصر ۱۰ر جان پدر ۱ر

سیرت مسیح موعود ہر سہ حصص ۱ر؎

علاوہ ازیں

سلسلہ احمدیہ کی تائید میں آج تک جس قدر بھی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ وہ آپ کے قومی بک ڈپو سے مل سکتی ہیں؎

ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں۔

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اشتہارات [illegible] کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دارالفضل و محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں ۔ اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے ۔ جس کا نام محلہ دارالبرکات ہے ۔ جو محلہ دارالفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے ۔ ان ہر ۳ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے یعنی بر لب سڑک کلاں ۔۔۔ فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستہ پر ۔۔۔ فی مرلہ ہے ۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں پچہتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے ۔ اور اس کے دو طرف راستہ گذرتا ہے ۔ چار کنال لینے والے کو چاروں طرف راستہ ہوگا ۔ اور جہت بہت عمدہ ہے ۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں ۔ اور روپیہ بھجوانا ہو ۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے ۔

خاکسار میرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

——— کلکتہ ۷ر مارچ - ایجنٹ ایسٹ انڈین ریلوے نے اعلان کیا ہے - کہ چار کاریگروں کو نکال دینے کی وجہ سے چودہ ہزار مزدوروں اور کاریگروں نے بطور پروٹسٹ ہڑتال کر دی ہے جس کی وجہ سے ورکشاپ کا سارا کام بند پڑا ہے - ہڑتال کا ایک سبب یہ بھی ہے - کہ ان کی مزدوری میں جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا - اضافہ نہیں کیا گیا ہے ؀

——— پشاور ۷ر مارچ - نئے افغانی سال میں جس کا آغاز اخیر مارچ سے ہوگا - کئی تبدیلیاں ہونگی - فسٹ افغان جمہیر آدکامرس کابل میں قائم کیا جائے گا - سکے اور پیمانے فرانسیسی فیشن کے ہو جائیں گے - فرانسیسی ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز کی طرح جلال آباد میں ایک کالج کھولا جائیگا ؀

——— بمبئی ۸ر مارچ - کھنڈالہ سنہ جی - آئی - پی ریلوے ورکشاپ میں گورکھوں اور پٹھانوں کے درمیان جو بھاری فساد برپا ہوا تھا اس کے متعلق تحقیقی طور پر معلوم ہوا ہے - کہ ایک گورکھا مرا ہے - اور اسی آدمی زخمی ہو کر ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں - جن میں ۶ گورکھا عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں ؀

——— نئی دہلی ۹ر مارچ - جنرل سر اینڈریو اسکین (ہندوستانی فوج) کو جنرل سر جارج بارو کی جگہ ملک معظم کا اے ڈی کانگ جنرل مقرر کیا گیا ہے - جنرل بارو کے چار سال ختم ہو گئے ؀

——— لاہور - ہائیکورٹ میں ایک بارہ سالہ لڑکی کا اپیل پیش ہوا - اُسے اس جرم میں سزا دی گئی تھی - کہ اس نے ایک چھ سالہ لڑکی کو ایک تنہا مقام پہلے جا کر زیور کے لالچ سے اس کا گلا گھونٹ دیا - لڑکی نے پہلے تو ارتکاب جرم کا اقبال کر لیا تھا - مگر بعد میں انکار کر دیا - البتہ زیور اور کپڑے اُسی مقام سے ملے جس کا کہ ملزمہ نے پتہ دیا تھا - ہائیکورٹ نے سزائے جلاوطنی کی تصدیق کرتے ہوئے معاملہ لوکل گورنمنٹ کو بھیج دیا ہے - کہ وہ جو کارروائی مناسب سمجھے کرے ؀

——— نارتھ ویسٹرن ریلوے منٹگمری سے ۱۹ مارچ کو ایک ٹرین لاہور روانہ کرے گی - اس ٹرین میں جو لوگ آئیں گے ان کو لاہور کے تمام تاریخی اور قابل دید مقامات کی سیر بذریعہ موٹر کرائی جائے گی - اور ان کے کھانے کا انتظام بھی ریلوے والوں کی طرف سے ہوگا - اور مسافروں کو پھر منٹگمری پہونچا دیا جائیگا - اس تمام سیر اور سفر کے لئے چار روپے سات آنے مسافروں سے لئے جائیں گے ؀

——— مدراس ۸ر مارچ - مسٹر ٹی پرکاشم ایڈیٹر سوراجیہ نے مہاراجہ صاحب نابھہ سے کدری کنال میں ملاقات کی ... ہیں آپ نے کہا - کہ مجھے مہارانی اور اپنے بچوں کی جدائی سے بہت تکلیف پہونچ رہی ہے - اگر مہارانی نابھہ میں گئیں - تو وہاں اسے نئے خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا - مجھے نابھہ کے چھینے جانے کی کوئی پرواہ نہیں - لیکن میں اپنے بیوی اور بچوں کی جدائی کو گوارا نہیں کر سکتا - گورنمنٹ ہند کو میں یہی کہتا چاہتا ہوں - کہ نابھہ کو اپنے پاس رکھ لو - لیکن خدا کے لئے مجھے اپنی بیوی اور بچوں کے پاس آرام سے رہنے دو -

——— لاہور ۱۰ر مارچ - شہر میں سرکاری طور پر دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا اعلان کل سے ہو چکا تھا جس کے ماتحت ہر قسم کے جلوس یا مظاہرے کی ممانعت تھی - مگر سردار کھڑک سنگھ نے اعلان کر دیا تھا - کہ اس دفعہ کی خلاف ورزی کی جائے گی - کانگرس کے متعدد ہندو سکھ اور مسلمان رہنماؤں نے طلباء رضاکاروں اور دیگر اہل شہر کی امداد سے ایک جلوس مرتب کیا جو سردار کھڑک سنگھ کی سرکردگی میں مختلف بازاروں کا چکر لگاتا رہا - پولیس اور مجسٹریٹ صاحبان بھی غیر معمولی سرگرمی دکھا رہے تھے - ایک موٹر کار میں نواب محمد علی مسٹر اے کلوجی - اور پولیس کے اعلیٰ عہدہ دار بھی دیکھے گئے - مسلمانوں نے ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے - سر میاں محمد شفیع - ڈاکٹر سر اقبال اور دیگر اصحاب بھی بعض بعض حصوں میں موٹر کار پر چکر لگاتے رہے - پھر جلوس مرتب ہوا - جس میں کالجوں کے طلباء کی اکثریت تھی - گذشتہ ایام کے جلوسوں کے خلاف معمول اس جلوس میں تکبیر کا نعرہ بلند نہیں کیا گیا - انڈے بازار کے خاتمے پر شر کائے جلوس کے درمیان سیاہ جھنڈیاں تقسیم کی گئیں - راہنمایان جلوس کے قریب ہاتھی جھنڈے بلند تھے جن پر "سائمن واپس چلے جاؤ" لکھا ہوا تھا - لوگ پرجوش نعرے لگا رہے تھے - حاضرین کی تعداد پندرہ بیس ہزار کے درمیان تھی - ریلوے اسٹیشن پر پولیس اور انتظامی اہل کاروں کی تعداد غیر معمولی طور پر بہت زیادہ تھی - سر میاں محمد شفیع - ڈاکٹر سر اقبال سر عبدالقادر - حکومت پنجاب کے تینوں وزراء، کونسل آف سٹیٹ اسمبلی - مقامی کونسل بلدیہ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے متعدد ارکان سرکاری عہدہ دار گورنر پنجاب کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی پلیٹ فارم پر موجود تھے - گاڑی مشتہرہ وقت سے کوئی ایک گھنٹہ بعد پہونچی - سب سے پہلے سر جان سائمن پلیٹ فارم پر اترے سر جیوفرے ڈی مونٹ مرنسی نے حکومت کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کیا - مزاج پرسی کے بعد سر جیوفرے نے ارکان کا تعارف سر میاں محمد شفیع سے کرایا - سر میاں صاحب نے ارکان کمیشن کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے - ٹرین کی آمد سے گھنٹہ سوا گھنٹہ پہلے استقبال کرنے والوں کی موٹروں کا سلسلہ شروع ہوا - ہڑتالیوں کا مجمع ہر موٹر کی آمد پر "شیم شیم" کے آوازے بلند کرتا تھا - ارکان کمیشن کی موٹر پر "گو بیک" "گو بیک" اور استقبال کرنے والوں کی موٹر پر "شیم شیم" کے آوازے بلند کئے جاتے تھے - کمیشن کی موٹر گذر جانے کے بعد مجمع کا ایک حصہ منتشر ہو گیا - اور باقی مجمع بشکل جلوس دہلی دروازے کی طرف روانہ ہوا - جلوس مختلف نعرے لگاتا جاتا تھا - پاپڑ منڈی کے بازار میں "سرکار پرستوں کا ماتم" "لاہوری سیاپا" کی طرز پر کیا گیا اور ہجوم نے "ہائے ہائے جھولی چک" "ہائے ہائے جھولی چک" کے نعرے لگائے ؀

——— لاہور ۱۰ر مارچ - آج شام کے وقت فیروزپور روڈ کوٹھی نمبر ۱۶ میں جعفر الیسوسی ایشن کی طرف سے سر جان سائمن اور ان کے رفقا کو دعوت دی گئی ؀

——— لاہور ۱۱ر مارچ - آج شام کو دیوان بہادر راجہ نریندر ناتھ نے سر جان سائمن اور ان کے ساتھیوں کو اپنی کوٹھی پر ٹی پارٹی دی ؀

——— مدراس ۹ر مارچ - وزیر تعمیرات و آبکاری کے مستعفی ہو جانے کے باعث گورنمنٹ نے تمام شعبہ جات متعلقہ کا انتظام عارضی طور پر ڈاکٹر سوبھاراین کے سپرد کر دیا ہے ؀

——— کلکتہ ۷ر مارچ - آج کلکتہ کارپوریشن کے ہڑتالی خاکروبوں کا ان خاکروبوں سے سخت فساد ہوا - جنہوں نے اب تک سٹرائک میں حصہ نہیں لیا - یا جو ان کی جگہ کام پر چلے گئے ہیں ؀

ممالک غیر کی خبریں

——— تقریباً ایک ماہ سے برطانیہ کے جنگی جہازات بحر فارس کے بندرگاہوں میں برابر گشت لگا رہے ہیں - ایک بڑا جنگی جہاز بھی ہے - وہ عربی سواحل کی نہایت سخت نگرانی کر رہا ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ سلطان ابن سعود اور برطانیہ کی جدید پوزیشن نے یہ صورت پیدا کر دی ہے -

——— لنڈن ۸ر مارچ - ثروت پاشا اور سر آسٹن چیمبرلین نے جس جدید معاہدہ مصر و برطانیہ کے لئے گفت و شنید کی تھی - اس کو حکومت مصر نے مسترد کر دیا ہے ؀

——— واشنگٹن ۷ر مارچ - امریکہ اور فرانس کے عہد نامہ ثالثی پر سینٹ کے دستخط ہو گئے ہیں - اس عہد نامہ میں خالص اندرونی حالات کے علاوہ تمام تنازعات کو جو دوسرے ممالک سے ہوں - عدالت ثالثی کے سپرد کر دینے کا فیصلہ ہوا ہے - اس عہد نامہ کی تمہید میں جنگجوئی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے ؀

——— نیویارک ۸ر مارچ - جنوبی امریکہ میں ایک نئی قوم دریافت ہوئی ہے - جو کپڑے نہیں پہنتی - اور لمبی ڈاڑھیاں رکھتی ہے ؀

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر ... ضیاء الاسلام پریس میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)